عادلانہ نظام اور عالم اسلام کے درمیان جولا دینی قوتیں رکاوٹ بنی پڑی ہوں ان کا صفایا کردے۔

جہاد کے فضائل:

قرآن حکیم اور کتب احادیث میں جہاد کے متعدد فضائل بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ (سورۃ الصف: 4)

ترجمہ: اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے "قسم ہے اللہ کی جس کی مٹھی میں محمد کی جان ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک صبح یا ایک شام کا سفر دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں دشمن کے مقابل آکر ٹھہرے رہنے کا ثواب گھر میں ستر نمازوں سے زیادہ ہے" بلاشبہ یہ جہاد کی عظمت اور شہادت کی تڑپ ہی کا جذبہ تھا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان دنیا پر چھائے رہے اور پورے کرۂ ارض پر ان کی عظمت و شوکت کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت

اللہ تعالیٰ کے احسانات:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف زندگی ہی نہیں دی بلکہ زندگی بسر کرنے کے تمام لوازمات بھی عطا فرمائے ہیں۔ اس کی عنایات کا شمار اور اس کے کرم کا حساب ممکن نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ۚ (سورۃ ابراہیم: 34) ترجمہ:۔ اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ گن سکو۔

کیسے ممکن ہے کہ نعمتوں کی یہ کثرت و فراوانی انسان کے دل میں اپنے رحیم و کریم آقا کے لیے وہ جذبہ محبت و احسان مندی نہ پیدا کرے جس کے بارے میں قرآن حکیم کہتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ (سورۃ البقرہ: 165)

ترجمہ:۔ اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے احسانات:

اللہ تعالیٰ کے بعد ہماری محبت کے مستحق اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ ہی کی ذات بابرکات کی طفیل ہمیں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت' دولتِ دین میسر آئی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی راہ میں جس قدر تکالیف مجھے دی گئیں کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں اور وہ سب تکالیف آپ ﷺ نے اس غرض سے برداشت کیں کہ امت آخرت کی تکالیف سے بچ جائے۔

حضور اکرم ﷺ کی محبت کے بارے میں ارشادِ نبویؐ ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے اپنے والدین' اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ میں محبوب نہ ہو جاؤں۔

شرطِ محبت۔ اطاعتِ رسول:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران:31)

ترجمہ: آپ کہہ دیں اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ۔

اور اطاعت کی یہ شرط کچھ ہمارے نبی اکرم ﷺ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ قرآن حکیم کہتا ہے جتنے انبیا بھی دنیا میں بھیجے گئے ان کی بعثت کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ لوگوں سے ان کی پیروی کرائی جائے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:64)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اس کا حکم مانا جائے اللہ کے فرمانے سے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حوضِ کوثر پر ایسے لوگوں کو حضور اکرم ﷺ کے دیدار سے محروم کر دیا جائے گا جنھوں نے مسلمان ہوتے ہوئے آپ کی پیروی کرنے کی بجائے دین میں نئی نئی باتیں نکال لی تھیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے:

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى؛ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى

ترجمہ: میرا ہر امتی جنت میں جائے گا سوائے اس کے جو انکار کر دے۔ عرض کیا گیا کہ انکار کرنے والا شخص کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو میری نافرمانی کرے گا وہ انکار کرنے والا ہوگا۔

حُقوقُ العباد

معاشرتی زندگی میں اگر فرداً فرداً سب لوگوں کو ان کے جائز حقوق ملتے رہیں تو وہ سکون واطمینان کے ساتھ اپنی صلاحیتیں معاشرے کی ترقی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں اور اس طرح خوشگوار ماحول بن سکتا ہے۔ جسے حسنِ معاشرت کہا جا سکتا ہے۔ جب کہ آپس میں ایک دوسرے کا حق مارنے کی روش بے چینی اور کشمکش پیدا کرتی ہے۔ اس سے معاشرے کا نظم بگڑتا ہے اور تخریبی رجحانات تعمیری صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں انسان کو اپنی ہدایات سے محروم نہیں رکھا۔ اس نے انسانوں کے درمیان حقوق کا واضح تعین کر کے ان کی ادائیگی کو اپنی خوشنودی اور ادا نہ کرنے کو اپنی ناخوشی کا سزاوار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ایک سچا مسلمان حقوق العباد کو بھی حقوق اللہ ہی کی طرح محترم سمجھتا اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ حقوق العباد کو درج ذیل اہم حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ والدین کے حقوق:

معاشرے میں انسان کو جن ہستیوں سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے وہ والدین ہیں جو محض اس کے وجود میں لانے کا ذریعہ ہی نہیں بنتے بلکہ اس کی پرورش اور تربیت کا بھی سامان کرتے ہیں۔ دنیا میں صرف والدین کی ہی ذات ہے جو اپنی راحت اولاد کی راحت پر قربان کر دیتی ہے۔ ان کی شفقت اولاد کے لیے رحمتِ باری تعالیٰ کا وہ سائبان ثابت ہوتی ہے جو انھیں مشکلاتِ زمانہ کی دھوپ سے بچا کر پروان چڑھاتی ہے۔ انسانیت کا وجود اللہ کے بعد والدین ہی کا مرہونِ منت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اپنے بعد انھی کا حق ادا